لاک ڈاؤن میں اسکاٹ لینڈ:

گھریلو زیادتی اور جنسی تشدد سے بچ جانے والے لوگ

گلاسگو یونیورسٹی
مصوری از صوفیا نییلسن

تصویری مجموعہ کے بارے میں:

ان کتابچوں میں جو کہانیاں ہیں ان لوگوں کی ہیں جو اپنے تجربات بتا رہے ہیں، جو کہ لاک ڈاؤن میں اسکاٹ لینڈ اسٹڈی کا حصہ ہیں، جن کے بغیر یہ کام ناممکن ہوتا- گلاسگو یونیورسٹی میں محققین کی ایک بڑی ٹیم نے یہ کام مکمل کیا اور چیف سائنٹسٹ آفس (اسکاٹ لینڈ) نے اس کے لئے پیسے فراہم کیے- آپ یہاں اس مطالعہ کے بارے میں مزید جان سکتے ہیں: https://scotlandinlockdown.co.uk/

ڈاکٹر کیٹلن گورملی، ڈاکٹر فلیپا وائزمین اور ڈاکٹر نغمانہ مرزا، جو گلاسگو یونیورسٹی کے اسکول آف سوشل اینڈ پولیٹیکل سائنسز میں کام کرتے ہیں، انھوں نے یہ کتابچے تیار کیے ہیں- یہ تینوں مل کر لاک ڈاؤن میں اسکاٹ لینڈ اسٹڈی پر کام کر رہے تھے اور وہ تحقیق کی مدد سے ان کہانیوں کو آسانی سے قابل پہنچ بنانے کی نیت سے تخلیقی انداز میں شائع کرنا چاہتے تھے-

ان سلسلوں کو اسکاٹ لینڈ میں مقیم ایتھنوگرافک آرٹسٹ (نسلیاتی فنکار) اور السٹریٹر (مصور) صوفیا نیلسن نے تصاویر کے ذریعے واضح اور ممکن بنایا ہے- ان کا مزید کام انسٹاگرام، ٹویٹر یا آن لائن دیکھا جا سکتا ہے-

ان سلسلوں کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ جینیفر ریک نے کیا تھا، اردو اور عربی زبانوں میں ترجمہ آمنہ مسلم ویمنز ریسورس سینٹر (Amina MWRC) کے تعاون سے ہوا تھا-

University of Glasgow

VIA VERITAS VITA

مارچ 2020 میں کوویڈ-19 وباء کی وجہ سے اسکاٹ لینڈ لاک ڈاؤن میں چلا گیا- ہم سب کو 'گھر میں رہنے'، 'محفوظ رہنے' اور 'این ایچ ایس (NHS) کا بچاؤ' کر نے کو کہا گیا تھا اور کہ 'ہم سب مل کر اس میں ہیں-' یہ ان لوگوں کے لیے نہیں تھا جو پہلے سے ہی پسماندہ اور الگ تھے اور وباء کی پابندیوں کے نتیجے میں انہیں مزید مشکلات اور تفریق کا سامنا کرنا پڑا-

یہ مجموعہ چار کمیونٹی حلقوں کو دکھاتا ہے- ان حلقوں سے وابستہ لوگوں نے اپنے تجربات 'لاک ڈاؤن میں اسکاٹ لینڈ اسٹڈی' کا حصہ ہوئے ہمیں بتائے- ان میں شامل ہیں:

معذور افراد اور طویل مدت سے بیمار رہنے والے لوگ

مجرمانہ نظامِ انصاف میں لوگ

رفیوجی، اسایلم سیکر اور بدحالی کا سامنا کرنے والے لوگ

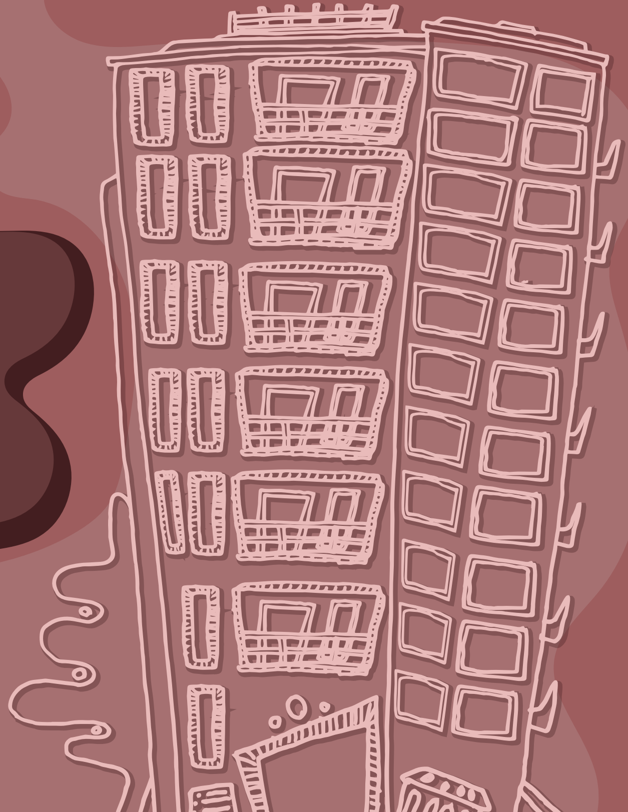

گھریلو زیادتی اور جنسی تشدد سے بچ جانے والے لوگ

اس کے بعد آنے والی تصاویر لاک ڈاؤن میں ان کی اپنی زندگی کے تجربات جو انہوں نے خود بتائے ہیں، کو دکھاتی ہیں-

کووڈ-19 کی پابندیوں نے گھریلو ذیاتی سے بچ جانے والوں کے لیے مزید مشکلات پیدا کر دیں اور کوئی مدد حاصل کرنے کے لیے بہت دقت کا سامنا کرنا پڑا-
"ایمرجینسی رہائش کے ملنے میں بحران پیدا ہوگیا-"
"بہت سی خواتین نے محسوس کیا کہ وہ اس صورتحال کو نہیں چھوڑ سکتیں‌تھیں... سماجی دوری کی وجہ سے ان کے پاس پناہ حاصل کرنے کا کوئی طریقہ موجود نہیں تھا۔ یہ سہولت بہت زیادہ محدود ہو گئی تھی۔ ایمرجینسی رہائش کا ملنا ناممکن ہو گیا تھا، تو خواتین مزید آگے بڑھنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتیں تھیں۔"

زندہ بچ جانے والے اور ان کے بچے غیر
محفوظ محسوس کرنے لگے، خاص طور پر
جب وہ ایک بدسلوک ساتھی کے ساتھ
رہ رہے تھے:
"جب لوگوں سے میں
بات کرتی ہوں اور لوگ کہتے ہیں
گھر میں تحفظ ہے، گھر میں
رہو... میں اپنے گھر میں
محفوظ نہیں محسوس
کرتی جو کہ واقعی
خوفناک بات ہے-"
"اگر میں اس کے ساتھ رہ رہی ہوتی
تو میں جہنم میں ہوتی۔"

زندہ بچ جانے والے جو بدسلوک ساتھیوں کے ساتھ نہیں رہ رہے تھے، وہ لاک ڈاؤن
اقدامات کی وجہ سے اپنے تحفظ میں اضافے کے جذبات کے بارے میں بات کرتے ہیں-

بچوں سے رابطہ کرنے کے لیے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا استعمال کیا گیا۔ اس سے بدسلوکی کی نئی شکلیں سامنے آئیں۔
زندہ بچ جانے والے خوفزدہ محسوس کرنے لگے۔
"ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم ایک ٹی وی کیمروں سے بھرے ہوئے گھر میں رہ رہے ہیں... تو جب بھی زوم کال آتی ہے میں سوچتی ہوں، اے خدا، میں مکمل طور پر بے نقاب ہو گئی ہوں... وہ سب دیکھ رہا ہے کہ ہم کہاں رہتے ہیں... اس نے ہمارے گھر کا ہر کمرا دیکھا ہے- اس نے کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھا ہے...
مجھے لگتا ہے وہ مجھے دیکھ رہا ہے، مجھے ڈر لگ رہا ہے، میں نہیں جانتی کہ میرا شوہر میرے ساتھ کیا کرے گا-"

پینڈیمک نے لوگوں کو اور بھی مالی دباؤ میں ڈال دیا ہے- اس
دباؤ نے آمدنی کے لیے کچھ خواتین کو آن لائن
جنسی کام کرنے پر مجبور کر دیا-
آن لائن جانا غیر محفوظ، غیر نظامی
اور غیر یقینی تھا-
"ویب کیم استعمال کرنے سے پہلے اس بات کا خیال رکھیں کہ کوئی بھی آپ کی
کھڑکی کے باہر کا منظر نہیں دیکھ سکے مثلاً سڑک کے پار دکان وغیرہ... یہ بہت
آسان ہے کسی کے لیے بھی کہنا کہ مجھے پتہ ہے کہ تم کہاں رہتی ہو اور میں کبھی
بھی آ سکتا ہوں تمہارے فلیٹ پر-"

ماسک پہننا ہمیشہ آسان نہیں تھا۔ ایک فرنٹ لائن ہیلتھ کیئر ورکر نے بتایا کہ اس کے
لیے ماسک پہننا کیسا تھا:

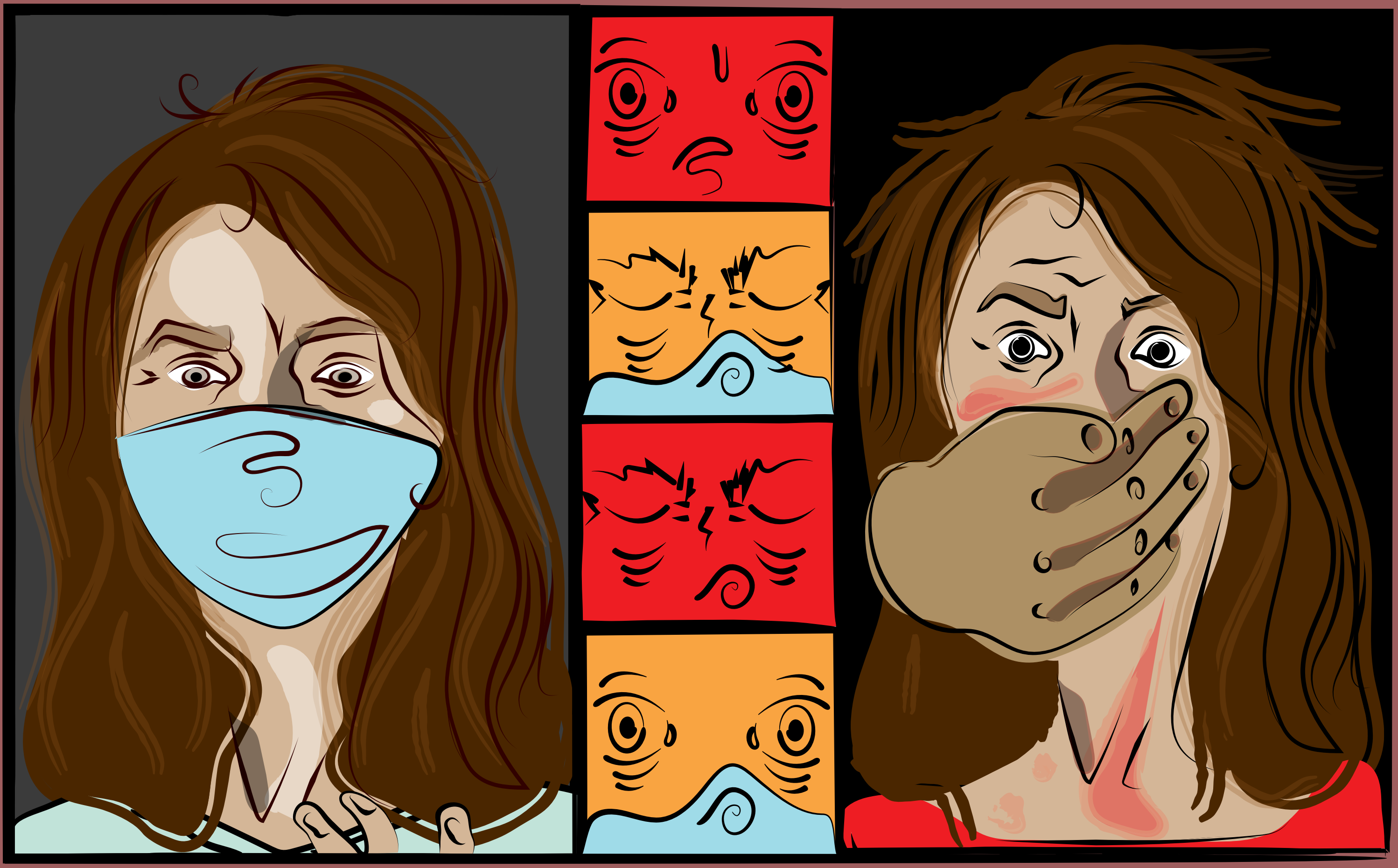

”میرے لیے ماسک فٹ کرنے کے لیے جانا خود بہت ساری ہولناک یادیں لے کر آیا
کیونکہ ماسک... مجھے یاد دلاتا ہے... جب میں ایک رشتے میں تھی تو میرا ساتھی
میرے گلے کو دبا کر میری سانس بند کرنے کی کوشش کرتا تھا-“

زندہ بچ جانے والوں کو این ایچ ایس (NHS) کی خدمات اور اسپتال
کے اپائنٹمنٹ نہیں مل رہے تھے۔ ٹروما کانسلنگ، دماغی صحت اور
نفسیاتی خدمات وقتی طور پر ختم
کر دیئے گئے تھے-
"لاک ڈاؤن سے ٹھیک پہلے ہم ٹروما سیشن شروع کرنے والے تھے- اسے روک دیا گیا- یہ میرے لئے خوفناک تھا کیونکہ میں تھراپی کا یہ حصہ شروع کرنے والی تھی-"

مجرمانہ اور خاندانی عدالتوں کی سنوائیاں (ہیر رنگز) روک دی گئیں تھیں۔ زندہ بچ جانے والے سالوں کے انتظار کے بعد بھی بے یقینی میں پھنسے ہوئے تھے۔

”لاک ڈاؤن جب ہوا تو میں واقعی خوفزدہ ہوگئی
یہ سوچ کر کہ میرے مالی حالات کا
کیا ہوگا؟“
”کیا میں اب بھی اپنے بچوں
کو کھانا کھلا سکوں گی؟“
”میں تنگی سے زندگی گزار رہی ہوں۔ میں
یونیورسل کریڈٹ پر ہوں، جس میں ایک
ایک پیسہ اس کے قرضوں میں بندھا ہوا
ہے، کیونکہ اس نے صرف کمپنیوں سے قرض
نہیں لیا تھا، اس نے خاندان والوں سے
بھی میرے نام پر قرض لیا ہوا ہے۔“

خواتین اور بچے جو گھریلو زیادتی سے بچ نکلے تھے وہ کمینیٹیوں اور مددگاروں (سپورٹ نیٹ ورکس) سے علیحدہ کٹ کر رہ گئے- تنہا بچوں کا خیال کرنا بہت زیادہ مشکل ہوگیا-
"میں نے تقریباً سات ماہ تک اپنے بیٹے کی چوبیس گھنٹے تنہا دیکھ بھال کی ہے. اور وہ ایک بہت اچھا پیارا لڑکا ہے، لیکن میری اپنی طاقت کی ایک حد ہے. تو میرے خیال میں اگر لاک ڈاؤن مزید چلتا... تو میں نہیں جانتی کہ میں خود ٹوٹ جانے سے پہلے یہ سب کب تک اکیلے برداشت کرتی-"

اسکول بند ہونے کا بچوں کے تحفظ اور سلامتی پر بہت زیادہ اثر پڑا۔
لاک ڈاؤن کی پابندیوں نے بچوں کو رشتہ داروں سے ملنے، کلبوں میں جانے اور باقاعدہ سرگرمیوں اور ہیلتھ کیئر اپائنٹمنٹس میں شرکت سے بھی روک دیا تھا۔ ان حفاظتی اقدامات کو کھونے سے کچھ بچے جو گھریلوزیادتی کا شکار ہوتے ہیں انہیں نظر انداز ہونے اور تنہائی کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔
”اسکول ان کے لیے ایک محفوظ جگہ ہے، جہاں اساتذاں ان پر نظر رکھ سکتے ہیں۔ یہ سہولت موجود نہ تھی۔“
امدادی عملہ پریشان تھا کہ ان بچوں کو وہ دیکھ بھال نہیں مل رہی ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔

تنظیمیں گھریلو زیادتی سے بچ جانے والوں اور ان کے خاندانوں کی نئے طریقوں سے مدد کرنے میں بہت اہم تھیں۔ وکٹم سیفٹی فنڈ (Victim Safety Fund) ایسی ایک مثال تھی۔

ہماری شراکت دار تنظیموں کا شکریہ

Aid & Abet
Amina The Muslim Women's Resource Centre
Crohn's & Colitis UK
Diabetes Scotland
Empower Women for Change
Faith in Community Scotland
Families Outside
Glasgow Disability Alliance
Govan Community Project
Health and Social Care Alliance Scotland
Maryhill Integration Network
People First (Scotland)
Safe in Scotland
Scotland Versus Arthritis
Scottish Refugee Council
Scottish Women's Rights Centre
SOLD
Scottish Prisoners' Advocacy and Research Collective
The Poverty Alliance
Women's Support Project

VIA VERITAS VITA

گھریلو زیادتی اور جنسی
تشدد سے بچ جانے والے 'گھر مبں
رہنے' کے حکم سے بہت متاثر ہوئے۔
وباء سے متعلق عدالتی تعطل (رک) کی وجہ سے
خواتبن اور ان کے بچے انتہائی خطرناک اور غیر
یقینی حالات میں تھے اور قانونی نظاموں سے کٹے
ہوئے تھے۔ ہم نے بارہ زندہ بچ جانے والوں سے
بات کی جن مبں سے اکثر اب بھی بدسلوکی
کا سامنا کر رہے ہیں اور اپنے بچوں سے رابطے
کے پیچیدہ انتظامات پر بات چیت کررہے ہیں۔
ہم نے خواتین کی معاون تنظیموں کے
اتھارہ عملے سے بھی بات کی۔

2022